"المحکم فی نقط المصاحف" میں الخلیل کے طریقے کے کتابت مصاحف میں استعمال کو "بدعت" اور ابوالاسود والے طریقے کو "طریق سلف" قرار دیتے ہیں۔ اور بڑی دلیل ان کی یہ ہے کہ یہ طریقہ (یعنی نقط) ایک تابعی بزرگ (ابوالاسود) نے شروع کیا تھا اور انہوں نے کتابت علامت کے لئے اپنے منتخب کاتب سے "فَانْقُطْ" اور "اِجْعَلَ نُقْطَةً" (یعنی میری ہدایت کے مطابق ــــ نقطے لگاؤ) کے الفاظ کہے تھے۔ (۵۲)

☆ یہی وجہ تھی کہ مغرب میں نَقْطِ مصاحف کا یہ پہلا طریقہ بلادِ مشرق کے مقابلے پر زیادہ عرصے تک رائج رہا بلکہ صفدی کے بیان کے مطابق اب تک بھی بلادِ مغرب میں کہیں کہیں یہی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے (۵۳) اور بعد میں جب الخلیل کا طریقہ وہاں بھی رائج ہو گیا' تب بھی کتابت مصاحف میں کئی علامات' حتیٰ کہ دورِ طباعت میں بھی' ابوالاسود کے طریق نَقط والی ہی برقرار رہیں۔ تونس' نائیجریا' غانا' مراکش اور سوڈان کے مصاحف میں اسے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ البتہ متشابہ حروف کو متمیز کرنے کے لئے حجاج ــــ یا یحییٰ اور نصر ــــ والے طریقہ نقط الاعجام کو وہاں بھی شروع ہی میں اختیار کرلیا گیا تھا۔ اور اس فرق کی وجہ بھی غالباً یہ بنی کہ پہلی دو اصلاحات (ابوالاسود اور یحییٰ و نصر کا عمل) کے درمیان مدت کم تھی مگر الخلیل کا طریقہ اس سے قریباً سو سال بعد ایجاد ہوا۔ اس لئے اب وہ "سلف صالحین" کے طریقے کے خلاف معلوم ہونے لگا۔ اور اس نقط اعجام اور جدید ترتیب الفبائی میں بھی اہل مغرب کی کچھ ایسی خصوصیات ہیں جن کا ذکر ہم ابھی کر آئے ہیں۔

۲۴۔ تعلیمی اور تدریسی اہمیت اور افادیت کے لحاظ سے الخلیل کا طریقہ یقیناً بہتر تھا' اور ایک سیاہی کے استعمال کے باعث اس میں ایک سہولت بھی تھی' اس لئے بہت جلد یہ کتابت مصاحف میں بھی استعمال کیا جانے لگا۔ عالم اسلام کے مشرقی حصے میں تو اس نے مکمل طور پر ابولاسود اور ان کے متبعین کے طریق نقط کی جگہ لے لی۔ خصوصاً خط نسخ کی ایجاد اور کتابت مصاحف میں اس کے استعمال کے بعد سے تو' الخلیل کے طریقے کو ہی قبول عام حاصل ہوا۔ علاماتِ ضبط بذریعہ نقاط کا طریقہ خط کوفی [جو کتابت مصاحف میں مستعمل خط جمیل کی پہلی صورت تھی] کے لئے تو زیادہ موزوں تھا' اس لئے کہ خطِ کوفی اکثر و بیشتر

جلی قلم سے لکھا جاتا تھا۔ خط نسخ میں بالعموم نسبتاً باریک قلم استعمال ہوتا تھا اور اس کے لئے نقط بذریعہ حرکات کا طریقہ ہی زیادہ موزوں تھا ـــــ اور شاید یہ بھی ایک وجہ تھی کہ آہستہ آہستہ اس کا رواج بلاد مغرب میں بھی ہو گیا۔ مشرق اور مغرب میں ساتویں صدی ہجری تک (کے لکھے ہوئے) بعض ایسے مصاحف نظر آتے ہیں جن میں علاماتِ ضبط بعض دفعہ دونوں طریقوں سے (ملی جلی) بھی استعمال کی گئی ہیں اور بعض علماء ضبط سے اس کی اجازت بھی ثابت ہے۔ (۵۴)

۲۵۔ ابھی یہ بتایا جاچکا ہے کہ نقاط کے ذریعے شکل المصاحف کا طریقہ طویل استعمال اور قریباً تین صدیوں کی اصلاحات کی وجہ سے قراءت اور تجوید کی اکثر و بیشتر ضروریات کے لئے زیادہ موزوں اور مکمل و مکتفی "نظامِ ضبط" بن چکا تھا۔ بلکہ اس دوران قراءت سبعہ کی تدوین بھی عمل میں آگئی اور نقط و شکل کا یہ طریقہ مختلف روایات مثلاً حفص، قالون، ورش اور الدوری وغیرہ کی مختص نطقی اور صوتی کیفیات کی رعایت کے لئے بھی موزوں کر لیا گیا تھا (۵۵)۔ اس لئے الخلیل کے طریقے کے متبعین نے بھی اس قسم کی تمام ضروریات کے لئے نقط المصاحف کے (اس سابقہ طریقے کے) اصول اور قواعد کو ہی اپنا رہنما بنایا۔ مثلاً پرانے طریقے کے مطابق "اظہار" کے لئے تنوین رفع و نصب کی صورت میں حرف منون کے اوپر، اور تنوین جر کے لئے حرف کے نیچے، دو متراکب (اوپر نیچے) نقطے (:) لگائے جاتے تھے اور "اخفاء" کے لئے اسی طرح حرف کے اوپر یا نیچے دو متتابع (آگے پیچھے) نقطے (..) لگائے جاتے تھے (۵۶)۔ نقط بالحرکات کی صورت میں اظہار کے لئے کتابتِ تنوین (مکرر حرکات) کی یہ شکل اختیار کی گئی (ـــً ـــٍ ـــٌ)۔ اسے اصطلاح میں ترکیب کہتے ہیں۔ اور اخفاء کے لئے اس سے مختلف صورت لے لی گئی (ـــً ـــٍ ـــٌ) اور اسے اصطلاح میں اتباع کہتے ہیں (۵۷)۔ اسی طرح ادغام، اقلاب، امالہ وغیرہ کے لئے نقط کے پرانے طریقے کو ضرورت کے مطابق ڈھال لیا گیا۔ مثلاً پہلے نون ساکنہ ما قبل با (ب) کے اقلاب بامیم کے لئے "ن" کو علامت سکون سے اور "ب" کو علامت تشدید سے معریٰ رکھتے تھے یا "ن" پر سرخ سیاہی سے چھوٹی سی میم (م) بنا دیتے تھے۔ نقط بالحرکات میں اسی دوسرے طریقے کو اپنا لیا گیا۔ (۵۸)

۲۶۔ اس طرح مجموعی طور پر بلادِ مغرب اور بلادِ مشرق میں مختلف قسم کی علاماتِ ضبط رائج ہو گئیں۔ مگر اس تنوع سے صحت قراءت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہر علاقے کے لوگ اپنے ہاں کی رائج علاماتِ ضبط سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ بچپن سے ہی سب اسی مخصوص طریق ضبط کے مطابق قرآن مجید پڑھنا سیکھتے ہیں۔ البتہ ایک علاقے کے لوگوں کو دوسرے علاقوں کے مصاحف سے تلاوت کرنے میں ضرور دقت پیش آسکتی ہے' اگرچہ قراء اور حفاظ کے لئے یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ عرب اور افریقی ممالک میں علاماتِ ضبط کی ان اصلاحات میں عموماً عربی زبان کے قواعد (صرف و نحو) کو زیادہ ملحوظ رکھا گیا ہے جبکہ بلادِ مشرق میں زیادہ تر صوت اور تلفظ کی ضروریات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

عِلم الضّبط کی تدوین :

۲۷۔ علم الضبط ایک عملی فن تھا اور مصاحف کے کاتب اور ناقط عموماً اس کی عملی تطبیقات سے واقف ہوتے تھے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ کاتب (خوشنویس) حضرات میں سے کم ہی اہل علم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس فن کے علماء نے ابتدائی دور سے ہی کُتّابِ مصاحف کی رہنمائی کے لئے رسم' ضبط اور وقف و وصل وغیرہ کے اصول و قواعد پر مستقل تالیفات تیار کرنا شروع کر دی تھیں۔ بہت سے دوسرے اسلامی علوم کی طرح علم الضبط میں بھی تالیف کی ابتداء "نَقط و شَکْل" پر چھوٹے رسالوں یا کتابچوں سے ہوئی۔ آہستہ آہستہ محض علامات اور رموز کے بیان کے علاوہ فن کی مختصر تاریخ اور اس کے اصول و قواعد کے ساتھ ان کے علل و اسباب اور بعض دیگر مباحث کا بیان بھی ساتھ شامل کیا جانے لگا [مثلاً یہ بحث کہ کیا ایک ہی مصحف میں مختلف قراءات کے لئے الگ لگ علاماتِ ضبط اور مختلف رنگوں سے لگانا درست ہے؟ کیا ہر ایک حرف کو "مضبوط" کرنا ضروری ہے یا صرف التباس سے بچنے والے مقامات پر ہی علاماتِ ضبط لگانی چاہئیں وغیرہ] اس طرح اس فن کی جامع تالیفات وجود میں آئیں۔

۲۸۔ قواعد نقط و شکل (علم الضبط) پر سب سے پہلی تالیف کے طور پر ابو الاسود کی طرف منسوب ایک "مختصر" (رسالہ) کا ذکر کیا جاتا ہے (۵۹)۔ لیکن غالباً یہ رسالہ قواعد نقط کی

بجائے قواعد نحو کے بارے میں تھا جو کُل چار اوراق پر مشتمل تھا (۶۰)۔ ابن الندیم نے "الكتب المؤلفة في النقط و الشكل للقرآن" کے تحت صرف چھ اشخاص کی کتابوں کا ذکر کیا ہے یعنی الخلیل (م ۱۷۰ھ)، محمد بن عیسیٰ الاصفہانی (م ۲۵۳ھ)، یزیدی (م ۲۰۲ھ)، ابن الانباری (م ۳۲۷ھ)، ابو حاتم بجستانی (م ۲۵۵ھ) اور دینوری (م ۲۸۲ھ) (۶۱)۔ الدانی کی المحكم في نقط المصاحف کے محقق ڈاکٹر عزۃ حسن نے ان چھ کے علاوہ دس مزید علماء ضبط کا ذکر کیا ہے جن میں سے بلحاظ ترتیب زمانی آخری نام علی بن عیسیٰ الرمانی (م ۳۸۱ھ) کا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان میں سے کسی کی تالیف ہم تک نہیں پہنچی ہے (۶۲)۔ البتہ بعد میں آنے والی کتابوں میں ان تالیفات کے اقتباسات ملتے ہیں۔ المحکم میں الدانی (م ۴۴۴ھ) نے بعض ایسے لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے جنہوں نے اس فن میں شاید کوئی تالیف تو نہیں چھوڑی مگر وہ اپنے زمانے کے یا اپنے علاقے کے مشاہیر ناقطین مصاحف میں سے تھے۔ (۶۳)

۲۹۔ اس فن کی جو تالیفات ہم تک پہنچی ہیں ان میں سے اہم اور جامع تصنیف ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی کی المحكم في نقط المصاحف ہے [جو دمشق سے ۱۹۶۰ء میں ڈاکٹر عزۃ حسن کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے] اسی موضوع پر الدانی کی ایک مختصر "كتاب النقط و الشكل" بھی ہے جو "المحكم" سے پہلے کی تصنیف ہے اور جو اس کی علم الرسم پر مشہور کتاب "المقنع" کے ساتھ دمشق سے ہی ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ غالباً اس موضوع پر الدانی کی ایک تیسری تالیف (التنبيه على النقط و الشكل) بھی تھی۔ (۶۴)

الدانی کے بعد اس موضوع پر اہم تالیف الخراز (م ۷۱۸ھ) کا ۱۴۵ ابیات پر مشتمل ایک ارجوزہ ہے جس کا عنوان "ضبط الخراز" ہے اور یہ خراز کی علم الرسم پر مشہور کتاب مورد الظمآن کا تتمہ ہے، خراز کے اس ارجوزے کی شرحوں میں سے مشہور شرح التنسی (م ۸۹۹ھ) کی "الطراز في شرح ضبط الخراز" ہے (۶۵)۔ یہ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی البتہ اس کے مخطوط نسخے متعدد کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اس کتاب میں بنیادی طور پر الخلیل ہی کے طریقے کا اتباع کیا گیا ہے۔

۳۰۔ ان مستقل تالیفات کے علاوہ بعض کتابوں میں ضمناً اور جزوی طور پر نقط و شکل کے قواعد سے بھی بحث کی گئی ہے۔ مثلاً ابن ابی داوٗد کی کتاب المصاحف میں ایک فصل "کیف تنقط المصاحف" میں ابو حاتم بجستانی کی اس موضوع پر کتاب کے خاصے حصے نقل کئے گئے ہیں (۶۶)۔ دیگر مطبوعہ کتابوں میں سے ابن درستویہ (م۳۴۶ھ) کی "کتاب الکتاب" میں اعجام اور شکل پر کچھ فصول ہیں (۶۷)۔ قلقشندی کی صبح الاعشیٰ کی تیسری جلد میں بھی نقط اور شکل کے بارے میں عمدہ معلومات ملتی ہیں۔ علم الرسم پر لکھی گئی اب تک غیر مطبوعہ کتابوں میں سے بھی بعض کے آخر میں علم الضبط پر بات کی گئی ہے۔

۳۱۔ علم الضبط کے اصول و قواعد پر مشتمل جن کتابوں یا بعض فصول کا اوپر ذکر ہوا ہے، ان میں وہ کتابیں بھی ہیں جو ابو الاسود اور ان کے متبعین کے نظام نقط و شکل سے بحث کرتی ہیں اور کچھ وہ بھی ہیں جو الخلیل کے طریقے پر مبنی ہیں۔ لیکن بہرحال ان سب میں بیان کردہ قواعد کا اطلاق قلمی مصاحف پر ہوتا تھا۔ کیونکہ ان میں رسم اور ضبط کی بہت سی علامات اور رموز متن کی سیاہی کی بجائے مختلف رنگوں (مثلاً سرخ، سبز اور زرد) میں لکھی جاتی تھیں (۶۹)۔ دورِ طباعت میں رنگوں کا یہ تنوع برقرار رکھنا دشوار تھا، اس لئے طباعت کے تقاضوں کے مطابق بعض علاماتِ رسم و ضبط کو تبدیل کرنا پڑا۔ ان جدید قواعد کے لئے ضبط مصاحف پر کچھ نئی تالیفات بھی وجود میں آئیں۔ ان میں سے الشیخ محمد علی الضباع کی "سمیر الطالبین" الشیخ احمد ابو ذیتحار کی "السبیل الی ضبط کلمات التنزیل" اور الشیخ محمد سالم محیسن کی "ارشاد الطالبین الی ضبط الکتاب المبین" قابل ذکر ہیں۔

۳۲ ۔ اس کے علاوہ دورِ طباعت میں مصاحف کے آخر پر ایک معلوماتی ضمیمہ "التعریف بهذا المصحف" کے عنوان سے شامل کرنے کا رواج ہوگیا ہے، جس میں مصحف کے اندر استعمال کردہ طریق رسم و ضبط کی بھی وضاحت کی جاتی ہے۔

۱۔ اس قسم کے ضمیموں میں سے مشہور اور اولین وہ ضمیمہ ہے جو ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں مصر سے چھپنے والے "مصحف الملک" یا نسخہ امیریہ کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد سے متعدد مصاحف کے ساتھ اس قسم کے معلوماتی ضمیمے شائع ہو چکے ہیں۔

۳۰۔ ان مستقل تالیفات کے علاوہ بعض کتابوں میں ضمناً اور جزوی طور پر نقط و شکل کے قواعد سے بھی بحث کی گئی ہے۔ مثلاً ابن ابی داوٗد کی کتاب المصاحف میں ایک فصل "کیف تنقط المصاحف" میں ابو حاتم بجستانی کی اس موضوع پر کتاب کے خاصے حصے نقل کئے گئے ہیں (۶۶)۔ دیگر مطبوعہ کتابوں میں سے ابن درستویہ (م۳۴۶ھ) کی "کتاب الکتاب" میں اعجام اور شکل پر کچھ فصول ہیں (۶۷)۔ قلقشندی کی صبح الاعشیٰ کی تیسری جلد میں بھی نقط اور شکل کے بارے میں عمدہ معلومات ملتی ہیں۔ علم الرسم پر لکھی گئی اب تک غیر مطبوعہ کتابوں میں سے بھی بعض کے آخر میں علم الضبط پر بات کی گئی ہے۔

۳۱۔ علم الضبط کے اصول و قواعد پر مشتمل جن کتابوں یا بعض فصول کا اوپر ذکر ہوا ہے، ان میں وہ کتابیں بھی ہیں جو ابوالاسود اور ان کے متبعین کے نظام نقط و شکل سے بحث کرتی ہیں اور کچھ وہ بھی ہیں جو الخلیل کے طریقے پر مبنی ہیں۔ لیکن بہرحال ان سب میں بیان کردہ قواعد کا اطلاق قلمی مصاحف پر ہوتا تھا۔ کیونکہ ان میں رسم اور ضبط کی بہت سی علامات اور رموز متن کی سیاہی کی بجائے مختلف رنگوں (مثلاً سرخ، سبز اور زرد) میں لکھی جاتی تھیں (۶۹)۔ دورِ طباعت میں رنگوں کا یہ تنوع برقرار رکھنا دشوار تھا، اس لئے طباعت کے تقاضوں کے مطابق بعض علاماتِ رسم و ضبط کو تبدیل کرنا پڑا۔ ان جدید قواعد کے لئے ضبط مصاحف پر کچھ نئی تالیفات بھی وجود میں آئیں۔ ان میں سے الشیخ محمد علی الضباع کی "سمیر الطالبین" الشیخ احمد ابو ذیتحار کی "السبیل الی ضبط کلمات التنزیل" اور الشیخ محمد سالم محیسن کی "ارشاد الطالبین الی ضبط الکتاب المبین" قابل ذکر ہیں۔

۳۲۔ اس کے علاوہ دورِ طباعت میں مصاحف کے آخر پر ایک معلوماتی ضمیمہ "التعریف بھذا المصحف" کے عنوان سے شامل کرنے کا رواج ہو گیا ہے، جس میں مصحف کے اندر استعمال کردہ طریق رسم و ضبط کی بھی وضاحت کی جاتی ہے۔

۱۔ اس قسم کے ضمیموں میں سے مشہور اور اولین وہ ضمیمہ ہے جو ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں مصر سے چھپنے والے "مصحف الملک" یا نسخہ امیریہ کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد سے متعدد مصاحف کے ساتھ اس قسم کے معلوماتی ضمیمے شائع ہو چکے ہیں۔

ان میں سے حسب ذیل مصاحف کے "تعریفی ضمیمے" ہمارے موضوع یعنی علامات ضبط کے سلسلے میں قابل ذکر ہیں۔

۲۔ (مذکورہ بالا مصحف الملک کے بعد (۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں قاہرہ سے ہی "مصحف مصطفی الحلبی" کے نام سے ایک نسخۂ قرآن شائع ہوا جس کے آخر پر بیان کردہ "اصطلاحات الضبط" اس لحاظ سے قابل ذکر ہیں کہ ان میں بعض نئی علامات ضبط بالکل پہلی دفعہ بیان ہوئی ہیں اور بعض ایسی علامات ضبط اختیار کر لی گی ہیں جو مصر اور عرب ملکوں میں رائج نہیں، مگر مشرقی اسلامی ملکوں خصوصاً برصغیر میں رائج ہیں۔ (۷۰)

۳۔ حکومت شام کے زیر اہتمام ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں شائع ہونے والا مصحف، جس کے آخر پر جداول کی شکل میں اصطلاحات الضبط کا مختصر مگر جامع بیان موجود ہے۔ (۷۱)

۴۔ اسی سال (۱۳۹۲ھ) پیکجز لمیٹڈ، لاہور نے "تجویدی قرآن مجید" شائع کیا۔ اس کے ساتھ بھی مولوی ظفر اقبال صاحب مرحوم کا مرتب کردہ قریباً بیس صفحات کا ایک مقدمہ شامل ہے۔ اس میں انہوں نے مصحف میں مستعمل علامات ضبط کی تفصیل دی ہے۔ ان میں سے بعض علامات مصحف حکومت مصر (مصحف الملک) سے اور بعض مصحف مصطفی الحلبی سے قدرے ترمیم کے ساتھ ماخوذ ہیں اور بعض بالکل نئی علامات ہیں، جو مولوی صاحب کی ہی وضع کردہ ہیں۔ مثلاً اسم جلالۃ کے "ل" اور حرف "ر" کی ترقیق یا تفخیم کی علامات جو اس سے پہلے کسی مصحف میں استعمال نہیں ہوئیں۔ پاکستانی مصاحف میں سے یہ واحد مصحف ہے جس میں نہ صرف رسم عثمانی کی پابندی کی گئی ہے بلکہ مصحف میں مستعمل علامات ضبط کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

۵۔ ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء میں سوڈان سے ایک مصحف بروایۃ الدوری عن ابی عمرو البصری اور بکتابت محمود ابو زید، حکومت سوڈان کے اہتمام سے شائع ہوا۔ اس کے آخر پر ۱۸ صفحات کا ایک "تعریفی ضمیمہ" ہے جس میں سے دس صفحات علامات و اصطلاحات ضبط سے متعلق ہیں۔ اس مصحف کے ساتھ حکومت سوڈان نے ایک

کتابچہ بعنوان "کتابۃ المصحف الشریف" بھی شائع کیا تھا جس میں اس مصحف کی تیاری کی ساری کہانی بیان کی گئی ہے۔ اس کتابچہ میں علامات ضبط (خصوصاً صلہ' امالہ' تسہیل الھمزہ اور اختلاس جو روایۃ دوری میں متداول ہیں) سے متعلق بحث' کچھ تجاویز اور ان پر تنقید وغیرہ کا دلچسپ اور معلومات افزاء بلکہ فکر انگیز بیان موجود ہے۔ (۷۲)

۶و۷۔ تونس سے بروایۃ قالون عن نافع دو مصاحف حال ہی میں شائع ہوئے ہیں۔ ایک ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء میں عبدالعزیز الخماسی کی کتابت کے ساتھ (ناشر مؤسسات عبدالکریم بن عبداللہ)' دوسرا ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء میں الحاج زہیر کی کتابت کے ساتھ (ناشر الدار التونسیۃ)۔ ان ہر دو مصاحف کے آخر پر دس اور بارہ صفحات پر مشتمل معلومات افزاء "ضمیمۃ التعریف" شامل ہیں۔

۸۔ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء میں سعودی حکومت کے زیر اہتمام ایک ایڈیشن بعنوان "مصحف المدینۃ النبویۃ" شائع ہوا ہے۔ یوں تو یہ نسخہ ہر لحاظ سے دمشق سے الدار الشامیہ کے زیر اہتمام بکتابت عثمان طہٰ شائع ہونے والے نسخے کی نقل ہے۔ مگر اس کے آخر پر دس صفحات کا ایک "ضمیمۃ التعریف" بھی شامل ہے جس میں مصری نسخے کے ضمیمے پر کچھ اضافے بھی ہیں۔

۹۔ حکومت لیبیا کے زیر اہتمام ابھی پچھلے سال (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء) [یہ سال ہجری ہم نے لکھا ہے' لیبی حکومت نے سنۃ ہجریۃ کا استعمال ترک کر دیا ہے] ایک نسخۂ قرآن "مصحف الجماھیریہ" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ نسخہ بھی روایت قالون عن نافع پر مبنی ہے اور اس کی کتابت ابوبکر الساسی نے کی ہے۔ اس مصحف کے آخر پر قریباً پندرہ صفحات پر مشتمل ایک "ضمیمۃ التعریف" شامل ہے۔ اس ضمیمہ سے علامات ضبط کے بارے میں کچھ نئی اور دلچسپ معلومات حاصل ہوتی ہیں جو دوسرے مصاحف کے اس قسم کے ضمیموں میں نہیں پائی جاتیں۔ (۷۳)

۳۳۔ علم الضبط کی کتابوں اور مصاحف کے ساتھ شامل تعارفی ضمیموں کے علاوہ 'کتابتِ مصاحف میں علامات ضبط کے تنوع اور اس فن کے اصول و قواعد کی

عملی تطبیقات سے آگاہی حاصل کرنے کا تیسرا بڑا ذریعہ مختلف ملکوں اور مختلف زمانوں میں لکھے گے وہ قلمی مصاحف بھی ہیں جو دنیا بھر کے پبلک اور پرائیویٹ ذخیروں میں اب بھی بکثرت موجود ہیں۔ اگرچہ ان تک رسائی اور تقابلی مطالعہ کے لئے ان کا حصول کار دشوار ہے (۷۴)۔ البتہ ان میں سے بعض کے نمونے رنگ دار طباعت کے ذریعے بعض کتابوں میں یا دوسری صورتوں میں دستیاب ہیں اور اہل ذوق ان سے استفادہ کرسکتے ہیں (۷۵)۔ سادہ فوٹو طباعت میں بھی (یعنی سفید و سیاہ میں بھی) بعض نمونے ملتے ہیں۔ مگر ان سے رنگ دار علامات ضبط کے استعمال کی کیفیت معلوم نہیں کی جاسکتی۔ (جاری ہے)

حواشی

۵۲۔ المحکم ص ۴۳ نیز غانم ص ۵۰۱ بعد۔
۵۳۔ صفدی ص ۱۴۔
۵۴۔ حوالہ نمبر ۵۳، غانم ص ۵۲۲ بحوالہ ابن المناوی نیز دیکھئے لنگز (II) پلیٹ نمبر ۴۵، ۹۷ اور ۹۸۔
۵۵۔ ماہرین فن تو فن کی مخصوص کتابوں کے ذریعے تمام ہی قراءات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف چار روایات کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ زیادہ تر یہی مختلف علاقوں میں رائج ہو گئی تھیں اور ان علاقوں میں عوام کے لئے تیار کردہ مصاحف میں حسب روایت ہی ضبط کا خیال رکھنا پڑتا تھا —— اور قراءات کا یہ انتشار اور رواج اب تک جاری ہے۔ مثلاً اس وقت حفص کی روایت تمام ایشائی ممالک اور مصر میں، قالون کی روایت لیبیا اور تیونس میں، ورش کی روایت مراکش، نائیجریا اور غانا میں اور الدوری کی روایت یمن اور سوڈان میں رائج ہے۔ اور ان روایات و قراءات کے مطابق مصاحف مطبوعہ دستیاب ہیں۔
۵۶۔ المقنع ص ۱۲۷۔
۵۷۔ الطراز ورق ۱۲/ب نیز دیکھئے المحکم ص ۲۷ جہاں اسے "نقط علی الطول" اور "نقط علی العرض" کہا گیا ہے۔
۵۸۔ المحکم ص ۷۶-۷۵ اور الطراز ورق ۱۷/ب۔
۵۹۔ المحکم ص ۴
۶۰۔ الفہرست ص ۶۱

۶۱۔ الفہرست ص ۵۳٬ ابن الندیم نے یزیدی کی وضاحت نہیں کی۔ ڈاکٹر عزۃ حسن نے اپنے مقدمہ میں یحییٰ بن مبارک یزیدیؔ (م ۲۰۲ھ) اور اس کے تین بیٹوں (یزیدیون) کا ذکر کیا ہے۔ مگر زرکلی نے صرف ابراہیم بن یحییٰ (م ۲۲۵ھ) کا مؤلف "کتاب النقط والشکل" ہونا بیان کیا ہے۔ دیکھئے الاعلام ج ۱ص ۴۸ ۲ وج ۹ص ۲۴۔

۶۲۔ المحکم (مقدمۂ محقق) ص ۳۳۔ ۳۲

۶۳۔ نفس المصدر (المحکم) ص ۹

۶۴۔ حوالہ نمبر ۶۲ ص ۲۵

۶۵۔ الطراز ورق ۱/ب٬ نیز غانم ص ۴۸۲

۶۶۔ المصاحف : ص ۱۴۴ بعد

۶۷۔ ابن درستویہ ص ۵۳ بعد (دو فصلیں)

۶۸۔ دیکھئے غانم ص ۴۸۲ بعد

۶۹۔ ملاحظہ ہو الطراز ورق ۱۲۶/ب بعد۔

۷۰۔ مصحف الحلبی ص ۵۲۴۔ اس مصحف کے ضمن میں ایک قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ ۷۰۔۱۹۶۰ء کے درمیان فقیر وحید الدین کے زیر اہتمام اسی مصحف کے عکس پر مبنی ایک خوبصورت رنگ دار ایڈیشن شائع ہوا تھا۔ پھر اسی کی ایک ہو بہو نقل تاج کمپنی نے بھی شائع کردی تھی۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ اس پاکستانی نسخے کے آخر پر اصطلاحات الضبط کا اصلی مصری نسخے والا بیان تو جوں کا توں موجود ہے لیکن مصحف کے اندر بعض مذکورہ علامات کو بدل دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں یہ کیوں اور کیسے کیا گیا ہے۔ غالباً غیر مانوس علامات ضبط کے بارے میں جہالت اور تعصب ہی اس تبدیلی کا باعث بنا۔

۷۱۔ ابن الندیم نے بجستانی کی کتاب النقط والشکل کا بھی "بجد اول و دارات" ہونا بیان کیا ہے۔ دیکھئے الفہرست ص ۵۳۔

۷۲۔ پوری تفصیل کے لئے دیکھئے "کتابۃ المصحف" (مذکورہ کتابچہ) ص ۱۸ تا ۶۳۔

۷۳۔ مذکورہ بالا جن مصاحف کے ساتھ روایت قراءت کی تصریح نہیں کی گئی وہ سب بروایۃ حفص عن عاصم ہیں۔ روایۃ ورش عن نافع پر مبنی متعدد ملکوں کے مطبوعہ مصاحف عام ملتے ہیں مگر ان میں سے کسی کے ساتھ اس قسم کا ضمیمہ برائے تعارفِ علاماتِ ضبط دیکھنے میں نہیں آیا۔

۷۴۔ غانم ص ۱۰۔ ڈاکٹر غانم کو اپنی کتاب "رسم المصحف" کے لئے "دار الکتب المصریہ" سے بمشکل نو (۹) قلمی مصاحف سے استفادہ کا موقع مل سکا۔ دیکھئے ان کی فہرست مصادر ص ۷۸۵ بعد۔

۷۵۔ مثلاً لنگز کی دونوں کتابیں (I-II) آربری کی کتاب٬ بعض رسائل اور جرائد میں شائع ہونے والے نمونے یا مثلاً برٹش لائبریری بورڈ کے شائع کردہ "قرآن کارڈ" وغیرہ۔